فضائل

امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام

اردو ترجمہ

مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

ناشر

تنظیم المکاتب

لکھنؤ۔ ہندوستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلاً قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيۡنِى وَ بَيۡنَكُمۡ وَ مَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتَابِ

(سورۃ الرعد، آیت ۴۳)

فضائل

امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام

اردو ترجمہ و پیشکش

مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

تنظیم المکاتب

لکھنؤ۔ ہندوستان

کتاب کی شناخت

نام کتاب: فضائل امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام
ترتیب: میر مراد علی خان
ترجمہ و پیشکش: مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی
ناشر
تنظیم المکاتب، لکھنؤ
طبع: اول
تاریخ اشاعت: دسمبر ۲۰۱۲ء
قیمت: Rs 50

عرض تنظیم

انسانی ہدایت کے لئے الٰہی نظام کے دو اہم ستون ہیں: کتاب اور راہبر۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ راہبر نبی ہو یا رسول یا امام، اپنے زمانے کے لوگوں سے ہر لحاظ سے برتر ہوتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مرور زمانہ کے ساتھ ہر اگلی نسل گذشتہ نسلوں کی بہ نسبت ترقی یافتہ اور برتر ہوتی ہے۔ انسانیت کی تاریخ دیکھی جائے تو یہ بات اچھی طرح محسوس کر لی جائے گی کہ جیسے جیسے زمانہ گذرا ہے انسانیت نے ترقی کی ہے اسی لئے سلسلۂ ہدایت جس کا آغاز جناب آدمؑ سے ہوا، ابتدائی مراحل نبوت سے خاتم الانبیاءؐ تک آتے آتے کمال کی منزل تک پہنچا اور جو افضل الانبیاء تھا وہی خاتم الانبیاء قرار پایا۔

جب یہ طے ہو گیا کہ راہبر اپنے دور میں ہر لحاظ سے برتر ہوگا اور جس نسل کی راہبری کے لئے آئے گا وہ نسل پچھلی نسلوں سے برتر ہوگی تو اس کا ایک نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر اگلا راہبر پچھلے راہبروں سے بہتر، برتر اور افضل ہوگا۔ البتہ اگر کسی راہبر کی راہبری کسی خاص زمانے کے لئے ہو تو اس کا آئندہ نسلوں سے برتر ہونا لازم نہ ہوگا لیکن اگر راہبری قیامت تک کے لئے ہو تو ماضی کی طرح مستقبل کی نسلوں پر بھی اس کی برتری لازمی ہوگی۔

ابو الائمہ امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ذات گرامی کے بارے میں پیغمبر اکرمؐ کا مشہور و معروف ارشاد ہے کہ ''اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَبُوهُمَا خَیْرٌ مِنْهُمَا'' یعنی حسنینؑ سارے جنتیوں سے برتر اور اُن کے بابا اُن

سے بھی افضل ہیں۔

اللہ نے تمام کمالات دے کر انہیں افضل بنایا تاکہ دل ان کی طرف کھنچیں، ان کے نقش قدم پر چلنا اور ان کی سیرت کا اپنانا آسان ہو جائے۔ دوسری طرف گمراہی کے متوالوں نے کوشش کی کہ دنیا ان مراکز کمال تک نہ پہنچنے پائے اس لئے ان کی طرف سے کمال پوشی کی مہم چلی۔ منع کتابت حدیث سے لے کر روایت سازی تک کے سارے حیلے اپنائے گئے۔ دنیا کوشش کرتی رہی کہ سورج کے آگے ہتھیلی رکھ کر اس کی روشنی کو روک دے مگر فضائل علیؑ کا سورج پوری آب و تاب سے چمکتا رہا اور انسانیت کے دل و دماغ اور زندگیوں کو منور کرتا رہا۔

شاید ہی مولا علیؑ کے علاوہ کسی اور شخصیت کے صرف فضائل پر مشتمل اتنی تصانیف دیکھنے کو ملیں۔ زیر نظر کتاب بھی اس کا ایک نمونہ ہے جو عربی متن، مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی صاحب قبلہ 'نیو جرسی' کے اردو ترجمہ اور ڈاکٹر ادریس سماوی کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے تاکہ اہل علم کے ساتھ ساتھ جدید و قدیم دونوں نسلوں کے کام آسکے۔

ادارۂ تنظیم المکاتب مولانا سید تلمیذ حسنین صاحب قبلہ کا شکر گذار ہے، جو نہ صرف ادارہ کو اپنے تراجم و تالیفات عنایت فرما دیتے ہیں بلکہ ان کی اشاعت کے لئے حتیٰ الامکان وسائل کا اہتمام بھی کر دیتے ہیں۔

پروردگار عالم انہیں اور ان کے ذریعہ کار خیر کرنے والوں کو بطفیل محمد و آل محمد علیہم السلام صحت و سلامتی اور طول عمر عطا فرمائے۔

ملتمس دعا

سید صفی حیدر

سکریٹری تنظیم المکاتب

حرفِ تقدیم

امیرالمومنین، امام المتقین، یعسوب الدین حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب پر ہر دور میں بہت کچھ لکھا گیا اور آج بھی ہر مصنف اور مؤلف کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کوئی کتاب لکھ کر اپنے لیے شفاعت کا سامان مہیا کر لے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمیں سب سے بڑا ذخیرہ فضائل مولا علی علیہ السلام کا نظر آتا ہے۔ صحاحِ ستہ کے مصنفین نے الگ ابواب قائم کر کے فضیلتیں بیان کی ہیں۔ اس سلسلے میں پہلی مستقل کتاب جو وجود میں آئی وہ خصائص امیر المومنین علیہ السلام ہے جسے ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ نے تصنیف کیا اور سبب تصنیف یہ بتلایا ہے کہ جب وہ شام تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کا مخالف پایا۔ لہٰذا انہوں نے جامع دمشق میں حضرت علی علیہ السلام سے متعلق، احادیث سنانا شروع کیں۔ یہ وہی شام ہے جہاں سے منبر پر واعظین اور مقررین نے ساٹھ سال تک حضرت علی علیہ السلام پر دشنام طرازی کی تھی۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دور کے بڑے بڑے علماء نے اپنا فرض جانا کہ اس موضوع پر کتابیں تصنیف کریں۔ شیعی طریق سے تو بہت سی کتابیں تحریر کی گئیں لیکن اہلِ سنّت میں شافعی مذہب سے تعلق رکھنے والوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ابن مغازلی شافعی متوفی ۴۸۳ھ نے مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام

لکھی ہے۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی متوفی ۶۵۸ھ نے کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام تحریر کی ہے۔

زیرِ نظر کتاب جو فضائل علی ابن طالب علیہ السلام کے نام سے موسوم ہے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کا ایک بحرِ ذخار ہے۔ ان احادیث کے ذریعے آپ کے منتخب فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کی چہار صد سالہ ولادت کے موقع پر یہ کتاب مجمع اہلبیت علیہم السلام امریکہ کی جانب سے واشنگٹن ڈی سی سے ۲۰۰۰ء میں فارسی اور انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی تھی جس کا اہتمام حجۃ الاسلام سید محمد رضا حجازی نے کیا تھا۔ علم الاعداد سے حضرت علی علیہ السلام کے عدد ۱۱۰ بنتے ہیں۔ لہٰذا اتنی ہی حدیثوں کا انتخاب علامہ سید مرتضیٰ حسینی فیروز آبادی کی کتاب فضائل الخمسۃ من الصّحاح السِتّہ (جو تین جلدوں پر مشتمل ہے) سے کیا گیا ہے۔ ان احادیث کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر شیخ ادریس سماوی نے کیا ہے اور اردو ترجمہ راقم نے انجام دیا ہے۔ ہر حدیث کے آخر میں ان کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں جن سے یہ احادیث ماخوذ ہیں۔ حوالہ جات کی تلاش و جستجو کرنے کا کام جناب مراد علی خان صاحب آف نیوجرسی نے انجام دیا ہے۔ انگریزی ترجمے پر نظر ثانی جناب ناظم زیدی نے کی ہے نیز حوالہ جات کی درستی جناب خسرو قاسم پروفیسر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے انجام دی ہے۔ آپ خود بھی اس بہترین کتاب کا مطالعہ کیجیے اور اپنے احباب کو بھی باب مدینۃ العلم کے فضائل و محاسن سے آگاہی کا سامان فراہم کیجیے۔

سید تلمیذ حسنین رضوی

نیوجرسی امریکہ

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ وَ بِذِكْرِ وَلِيِّهٖ

فضائل

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیهما السلام

مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ يَقُولُ: مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(المستدرك على الصحيحين، ج۳، ص۱۰۷؛ تاريخ مدينة دمشق، ابن عساكر، ج۴۲، ص۴۱۸؛ ازالة الخفاء، شاه ولی الله محدث، طبع قديم، كتب خانه كراچی، ج۴، ص۴۴۱؛ الامامة والسياسة، ابن قتيبة الدينوری، ج۱، ص۹۱، دارالكتب العلمية، بيروت)

محمد بن منصور کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی کی فضیلت میں اتنی حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے وارد نہیں ہوئی ہیں جتنی حدیثیں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔

Muhammad bin Mansur stated that he heard Ahmad bin Hanbal saying that none of the Prophet's companion had received as much praise by the Messenger of Allah (S) in his Ahadith as Ali ibn Abi Talib (A).

﴿۲﴾

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ، يَهْدِي صَاحِبَهُ اِلَى الْهُدٰى، وَ يَرُدُّهُ عَنِ الرَّدٰى.

(المعجم الاوسط، طبرانی، ج ۵، ص۷۹؛ ریاض النضرة، محب طبری، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت، ج۳، ص۱۸۹)

حضرت عمر ابن خطاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاصل کرنے والے نے علیؑ جتنی فضیلتیں حاصل نہیں کیں۔ وہ اپنے ساتھی کی ہدایت کرتے ہیں اور اُسے ہلاکت سے بچاتے ہیں۔

Umar ibn al-Khattab said that he had heard the Messenger of Allah (S) saying tha no one could acquire as many virtues as Ali (A); he (Ali) would guide his companions and save them from perdition.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَل وَ إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ إِسْحَاقِ الْقَاضِي:

لَمْ يُرْوَ فِيْ فَضَائِلِ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْأَسَانِيْدِ الْحِسَانِ مَا رُوِيَ فِيْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِب.

(تهذيب التهذيب، ابن حجر، ج٧، ص٢٩٨؛ الاصابة، ج٤، ص٤٦٤؛ الاستيعاب، ج٢، ص٤٦٦)

احمد بن حنبل اور اسماعیل بن اسحاق قاضی نے کہا: کسی بھی صحابی کے فضائل میں عمدہ اسناد کے ساتھ اتنی روایتیں بیان نہیں کی گئیں جتنی روایتیں علیؑ ابن ابی طالب کے فضائل کے بارے میں موجود ہیں۔ (اور یہی نظریہ احمد بن شعیب بن علی نسائی کا ہے اور اس بات کو بیان کیا ہے ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں)

Ahmad ibn Hanbal and Isma'il ibn Ishaq al-Qazi said that no companion had been attributted so many virtues and with authentic witnesses as had been attributed to Ali ibn Abi Talib (A).(This view is also held by Ahmad bin Shoaib bin Ali bin Nisai which has been stated by Ibn Hajar in his book Sawaiqe Muhriqah.)

رَوَىٰ ابْنُ عَسَاكِرَ بِسَنَدِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَىٰ حَيَاتِي، وَ يَمُوتَ مَمَاتِي، وَ يَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبِّي فَلْيُوَالِ عَلِيًّا بَعْدِي، وَ لْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَ لْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِي، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي، خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي، رُزِقُوا فَهْمًا وَ عِلْمًا وَ وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتِي، اَلْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي، لَا أَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي.

(تاریخ ابن عساکر، ج۴۲، ص۲۴۰؛ کنزالعمال، ج۱۲، ص۱۰۳، سلسلہ ۳۴۱۹۸؛ حلیۃ الأولیاء، ج۱، ص۸۴)

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس بات پر خوش ہو کہ میری طرح جئے اور میری طرح مرے اور عدن کے باغ میں بسیرا کرے جسے میرے رب نے اُگایا ہے تو اُسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ کو دوست رکھے، اور اِن کے دوستوں سے محبت کرے اور میرے بعد آنے والے ائمہ کا اتباع کرے۔ وہ میری عترت ہیں، میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور اُنھیں فہم اور علم عطا ہوا ہے۔ میری اُمت میں سے اُن کی فضیلت کو جھٹلانے والوں، اُن کے بارے میں مجھ سے رشتہ ناتہ توڑنے والوں پر وائے ہو۔ اللہ اُن تک میری شفاعت کو نہیں پہنچنے دے گا۔

Ibn Abbas quotes the Messenger of Allah (S) saying that: "Whomsoever wishes to lead a life like me, die my death, and live like me in the Everlasting Garden planted by my Lord, then he should after me

must befriend Ali and love his heir. He must also seek guidance from my Imams after me for they are my progeny and they are created of my clay and and have been provided understanding and knowledge. So woe unto those of my Ummah who deny their virtues and thereby cut themselves off from me! Allah will not grant them my intercession."

قَالَ الْحَاكِمُ النَّيْسَابُورِي فِي الْمُسْتَدْرَكِ: فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ.

(مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۴۸۳؛ تذكرة خواص الامة، سبط ابن جوزی، ص ۱۰؛ سيرة الحلبية (اردو) جاول، ص ۴۴۰؛ ازالة الخفاء، شاه ولی الله محدث دهلوی، ج۴، ص۴۰۶)

حاکم نیشاپوری نے مستدرک الصحیحین میں فرمایا: روایات اس بارے میں متواتر ہیں کہ حضرت فاطمہؑ بنت اسد نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

It has been consecutively transmitted in the traditions that Fatimah daughter of Asad gave birth to the Commander of the Faithful, Ali ibn Abi Talib inside the Ka' bah.

﴿٦﴾

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَاعَلِيُّ أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْكَعْبَةِ.

(قال ابن اثير: أخرجه الديلمى (كنوز الحقائق، ص١٨٨) أُسد الغابة (عربى)، ج٤، ص٣١)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ آپ کی منزلت کعبہ جیسی ہے۔

ابن اثیر نے فرمایا کہ دیلمی نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔

Al-Daylami has reported the Messenger of Allah (S) saying:"O Ali! You enjoy the same respect as is enjoyed by the Ka'bah!"

﴿٧﴾

رَوَى الْحَاكِمُ النَّيْسَابُورِى بِسَنَدِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ أُبُومُوسَى الْأَشْعَرِى: إِنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

(ثم قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد (المستدرك على الصحيحين، ج٣، ص٤٦٥؛ مسند احمد بن حنبل، ج١، ص٣٣١؛ مجمع الزوائد الهيثمى، ج٩، ص٣٢٠؛ خصائص امير المؤمنين، نسائى، ص٦٣؛ تاريخ بغداد خطيب، ج٤، ص٤٥٦؛ رياض النضرة، محب طبرى، ج٣، ص١١٠)

ابن عباس نے کہا کہ ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ علیؑ پہلے شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

اس کے بعد حاکم نیشاپوری نے فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں صحیح ہیں۔

Ibn Abbas narrated that Abu Musa al-'Ash'ari said that Ali (A) was the first to accept Islam alongwith The Messenger of Allah (S).

رَوَى الْمَزِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَىٰ عَفَرَة قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَوَّلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ أَوْ أَبُوبَكْر؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! أَوَّلُهُمَا إِسْلَامًا عَلِيٌّ، وَ إِنَّمَا شُبِّهَ النَّاسُ لِأَنَّ عَلِيًّا أَخْفَىٰ إِسْلَامَهُ مِنْ أَبِي طَالِب، وَأَسْلَمَ أَبُوبَكْرٍ فَأَظْهَرَ إِسْلَامَهُ، وَ لا شَكَّ عِنْدَنَا أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُهُمَا إِسْلَامًا.

(تهذیب الکمال المزی، ج ۲۰، ص ٤٨٠؛ تاریخ مدینة دمشق، ابن عساکر، ج ٤٢، ص ٤٤؛ الاستیعاب، ج ٢، ص ٤٥٧)

محمد بن کعب قرظی سے سوال کیا گیا کہ سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا، حضرت علیؑ نے یا ابوبکر نے؟ انھوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! علیؑ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ لوگوں کو اس بارے میں شبہہ اس لیے ہے کہ انھوں نے اپنا اسلام ابو طالب سے مخفی رکھا اور ابوبکر مسلمان ہو گئے اور انھوں نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے نزدیک علیؑ ابن ابی طالب مسلم اوّل ہیں۔

Muhammad ibn al-Qurza was asked: "Who was the first to accept Islam; Ali (A) or Abu Bakr?" He

replied: "Subhanallah! Ali (A) was the first of the two to accept Islam. This matter confused some people because Ali (being very young) kept his faith hidden from Abu Talib, whereas Abu Bakr openly declared his Islam. But according to us there could be no doubt that Ali was the first of the two to accept Islam.

﴿۹﴾

عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَنْ تَنَالُوا عَلِيًّا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: ثَلاثَةٌ لِاَنْ يَّكُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم وَ عِنْدَهٗ أَبُوْبَكْرٍ وَ أَبُوْعُبَيْدَةِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰی مَنْكَبِ عَلِیٍّ فَقَالَ: أَنْتَ أَوَّلُ النَّاسِ إِسْلامًا، وَ أَوَّلُ النَّاسِ إِيْمَانًا، وَ أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.

(کنز العمال، ج۱۳، ص۱۲٤، سلسله۳٦۳۹۵؛ الرياض النضرة، ج۳، ص۱۰۹)

حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے: تم ہرگز علیؑ کی منزلت تک رسائی حاصل نہیں کرسکو گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ کی تین فضیلتیں بیان کرتے ہوئے سُنا ہے۔ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھ میں ہوتیں تو میرے لئے ہر اُس شئے سے پسندیدہ ہوتی جس پر سورج چمکا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمہ ، میں موجود تھا اور اُن کے پاس حضرت ابوبکر، ابوعبیدہ الجراح اور صحابہ کرام کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک علیؑ کے کاندھے پر زور سے رکھا اور ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ! تم نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، تم سب سے پہلے ایمان لائے، اور تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

Umar ibn al-Khattab said that no one could achieve that stage of honor and respect which Ali had achieved. He said that he had heard the Prophet narrating the three distinctions of Ali and if I could even have one of the three I would cherish it more than any other wordly possession. I was with the Messenger of Allah (S) along with Abu Bakr, Abu Ubaidah ibn al-Jarrah, and some other Prophet's companions when the Prophet shook the shoulder of Ali (A) and said: "Oh Ali! You are the first to accept Islam, you are the first among the believers, and you are to me what Harun (A) is to Musa (A)."

﴿۱۰﴾

قَالَ ابْنُ حَجَر: وَ أَخْرَجَ أَبُو أَحْمَدَ وَ أَبْنُ مَنْدةِ وَ غَيْرُهُمَا مِنْ طَرِيقِ اِسْحَاقَ بْنِ بُشْرِ الْأَسَدِى عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَوْفِ عَنِ

الْحَسَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی الْغِفَارِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَقُولُ: سَیَکُونُ مِنْ بَعْدِی فِتْنَةٌ فَإِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَالْزِمُوا عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِی، وَ أَوَّلُ مَنْ یُّصَافِحُنِی یَومَ الْقِیَامَةِ، وَ هُوَ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ وَ هُوَ فَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ یَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَالُ یَعسُوبُ الْمُنَافِقِینَ.

(الاصابة، ابن حجر، ج۷، ص ۲۹٤، سلسلہ ۱۰٤۸٤؛ المعجم الکبیر، طبرانی، ج٦، ص۲٦۹؛ تاریخ بغداد خطیب، ج۹، ص ٤٦۰؛ تاریخ ابن عساکر، ج٤۲؛ أُسدالغابة، ج٥، ص۲۸۷؛ کنزالعمال، ج۱۱، ص٦۱٦، سلسلہ ۳۲۹۹۰)

ابو لیلیٰ غفاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرے بعد سخت آزمائش کا دور ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو تم علیؑ کے ساتھ ہو جانا، اس لئے کہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور روز قیامت وہ سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے، وہ صدّیق اکبر ہیں، وہی اس اُمّت کے فاروق ہیں وہ مومنین کے یعسوب (شہد کی مکھی کا سردار جس کا کام یہ ہے کہ اگر کوئی مکھی نامناسب پھول کا رس لے کر آئی ہو تو اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے) اور مال منافقین کا یعسوب ہے۔

Abu Layla al-Ghaffari said that he heard the Messenger of Allah (S) saying: "There will be a period of severe trial for the Ummah after me. When it occurs, pull together around Ali ibn Abi Talib (A) to follow

him. Surely he is the best one to guide as he was the first to believe in me, and will be the first to greet me on the Day of Judgment. He is the greatest and the best friend, the criterion of this (nation) ummah. He is the recourse of the believers while money is the recourse of the hypocrites."

﴿۱۱﴾
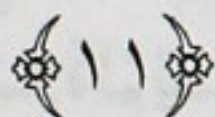
قَالَ ابْنُ عَسَاكِر: وَعَنْ عُمَرِ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: هٰذا عَلِيُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ أَشْهَدُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه و آله سَمِعْتُهُ وَ هُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِي كَفَّةٍ وَ وُضِعَ إِيْمَانُ عَلِيٍّ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَ إِيْمَانُ عَلِيٍّ.

قال: ابن عساكر: أخرجه ابن السمان والحافظ السلفی فی المشيخة البغدادية والفضائلی (تاريخ ابن عساكر، ج۴۲، ص۳۴۱؛ كنزالعمال، ج۱۱، ص۶۱۷، سلسله۳۲۹۹۳؛ الرياض النضرة، ج۳، ص۲۰۶)

عمر ابن خطاب سے منقول ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر ساتوں آسمان ترازو کے ایک پلڑے پر رکھ دیے جائیں اور علیؑ کا ایمان ترازو کے دوسرے پلڑے پر رکھا جائے تو علیؑ کے ایمان کا پلّہ بھاری ہوگا۔

Umar ibn al-Khattab said that he was a witness to the saying of the Messenger of Allah (S) that: "If the

seven heavens were placed on one plate of a scale and the Eman (faith) of Ali (A) on the other, the Eman of Ali (A) would be heavier in weight..

﴿۱۲﴾

رَوَى الدَّارُ الْقُطْنِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلٰى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ.

(علل دار قطنی، ج٦، ص١٩٧؛ سنن الدار قطنی، ج١، ص٣٤٨)

دار قطنی نے اپنی سند سے ابو مسعود انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے نماز پڑھی اور نماز میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجا تو اُس کی نماز قبول نہیں۔

Abi Mas'ud says that the Messenger of Allah (S) said: "When offering Prayer if someone does not invoke Salawat upon me and upon my Ahlul Bayt his prayer will not be accepted."

﴿۱۳﴾
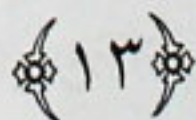
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ.

(السنن الکبریٰ، ج٣، ص٣٦٦)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جو نماز میں درود نہ بھیجے وہ کافر ہے۔

قَالَ (ابنُ حَجر): وَ لِلشّافِعِیّ:

یَا أَهلَ بَیتَ رَسُولِ اللهِ حُبُّكُم	فَرضٌ مِنَ اللهِ فِی القُرآنِ أَنزَلَهُ
كَفَاكُم مِن عَظِیمِ القَدرِ أَنَّكُم	مَن لَم یُصَلِّ عَلَیكُم لا صَلاةَ لَهُ

(الصواعق المحرقة، ص۱۸۸)

امام شافعی نے فرمایا: اے اہل بیت رسول! آپ کی محبت اللہ کی جانب سے فرض ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ آپ کی شان و منزلت کے لئے یہ کافی ہے کہ جس نے آپ پر نماز میں درود نہیں بھیجی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

Imam Ali Says: "The one who does not offer Salwat in his Prayer his prayers will not be accepted".

Imam al-Shafi'i, may Allah be pleased with him, said: "O Ahlul bayt of the Mesenger of Allah, your love is an obligation from Allah in the Qur'an He sent down. It is a sufficient proof of your mighty grandeur that he who does not send Salawat onto you, his prayer is invalid."

﴿۱٤﴾
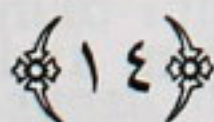
رَوَیٰ اَحمَدُ بنُ حَنبَل بِسَنَدِهِ عَن مُوسَیٰ بنِ طَلحَةَ عَن اَبِیهِ قَالَ: قُلتُ: یَا رَسُولَ اللهِ كَیفَ الصَّلاةُ عَلَیكَ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(مسند احمد، ج٣، ص١٦٢؛ مستدرك الصحيحين ج١، ص٢٦٩؛ سنن الدارمی، ج١، ص٣٠٩؛ صحيح النسائی، ج٣، ص٤٨؛ صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب سورة الاحزاب، ج٦، ص٢٧؛ صحيح مسلم، ج٢، ص١١٦)

موسیٰ بن طلحہ سے روایت کی اور انھوں نے اپنے والد سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: کہو، اے اللہ تو رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی تھی بے شک تو قابل تعریف اور بزرگ و برتر ہے۔ اور برکت نازل فرما، محمد و آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی تھی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ بیشک تو لائق حمد اور باعظمت ہے۔

Musa ibn Talhah narratea from his father that he said: "When the Messenger of Allah (S) was asked that 'How do we invoke Salawat upon you?' He replied: '[Say:] 0 Allah! Intensify connection with Muhammad and upon the Family of Muhammad as you intensified connection with Ibrahim and upon the Family of Ibrahim. You are the Most Praiseworthy, Most Glorious!'"

رَوَىٰ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَل بِسَنَدِهِ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلْمَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِفَاطِمَةَ: اِئْتِينِى بِزَوْجِک وَ ابْنَيک فَجَائَتْ بِهِمْ فَأَلْقَىٰ عَلَيهِمْ كِسَاءً فَدَكِيًّا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيهِمْ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِک وَ بَرَكَاتِک عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّک حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(مسند أحمد، ج٦، ص٣٢٣؛ المعجم الكبير، ج٣، ص٥٣، سلسله ٢٦٦٤؛ مجمع الزوائد، الهيثمی، ج٩، ص١٦٦؛ مسند أبی يعلی، ج١٢، ص٣٤٦، سلسله ٧٠٢٦)

احمد بن حنبل نے اپنی سند سے شہر بن حوشب سے، انھوں نے ام سلمہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ تم اپنے شوہر اور اپنے بیٹوں کو لیکر میرے پاس آؤ، وہ جب اُن کے ساتھ تشریف لائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر فدکی چادر ڈال دی اور اُس کے بعد اُن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یا اللہ یہ ہیں آل محمد (علیہم السلام) تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد (علیہم السلام) پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ بے شک تو قابل ستائش اور بزرگ و برتر ہے۔

Musnad of Ahmad ibn Hanbal narratea that: "According to Umm Salmah, the Messenger of Allah(S) said to Fatimah(A): 'Bring your spouse and your two sons!' Once she had brought them, he placed a special

cotton cloth over them and then placed his hand over them. Then he said: 'Allah! These are the Family of Muhammad! So send Your Salawat and Blessings upon Muhammad and upon the Family of Muhammad. You are the Most Praiseworthy, Most Glorious!'"

﴿١٦﴾
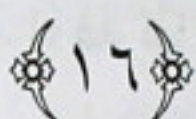
فِیْ ذَیْلِ تَفْسِیْرِ آیَةِ التَّطْهِیْرِ فِی سُوْرَةِ الْأَحْزَابِ قَالَ السُّیُوْطِیُّ: وَ أَخْرَجَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ مَرْدَوَیْه عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: نَزَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْوَحْیُ فَأَدْخَلَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَةَ وَ ابْنَیْهِمَا تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلَاءِ أَهْلِیْ وَ أَهْلُ بَیْتِیْ.

(الدرالمنثور، ج٥، ص١٩٩؛ مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٠٨؛ المعجم الكبير، طبراني، ج٣، ص٥٣؛ تفسير ابن كثير، تفسير سورة الاحزاب، ج٣، ص٤٩٣؛ السنن الكبرىٰ، البيهقي، ج٧، ص٦٣؛ سنن النسائي، ج٥، ص١٢٣)

سیوطی نے درمنثور میں سورۂ احزاب کی تفسیر کرتے ہوئے آیہ تطہیر کے ذیل میں فرمایا کہ ابن جریر، حاکم اور ابن مردویہ نے اس روایت کی تخریج سعد سے کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ اور اُن کے دونوں بیٹوں کو کپڑے کے نیچے داخل کیا اور اُس کے بعد فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل اور میرے اہل بیت ہیں۔

Al-Durr al-Manthur: Ibn Jarir, al-Hakim, and ibn Mardawayh narratea from Sa'd that he said: "Revelation

[of 33:33] descended upon the Messenger of Allah (S). Then he brought Ali, Fatimah, and her two sons under his cloak. Then he said,' O!Allah! These are my family and my Ahlul bayt.'"

﴿١٧﴾
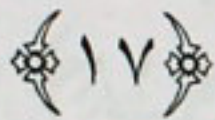
قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَهْلُ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَ لَهُ الذُّنُوبُ.

(تاریخ الیعقوبی، ج۲، ص۲۱۲؛ الکامل ابن عدی، ج٤، ص۱۹۸؛ شواهد التنزیل ج۱، ص۳٦۱؛ کنزالعمال، ج۲، ص٤۲٥، سلسله٤٤۲۹. اور بجائے اہل بیت کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ کی مثال باب حطہ جیسی ہے۔ جلد ۱۱، ص٦۰۳، سلسلہ ۳۲۹۱۰؛ الجامع الصغیر، سیوطی، ج۲، ص۱۷۷؛ السیرة الحلبیة، ج٥ص ٥۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: تم لوگوں میں میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ یعنی توبہ کا دروازہ، جو اس میں داخل ہوا اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے مذکورہ طریقہ پر اس دروازے میں داخل ہونے کو اُن کی بخشش کا ذریعہ بنا دیا تھا اسی طرح حُبِّ اہل بیت سبب مغفرت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

The Messenger of Allah Said: "Among you my Family is like the door of Hita of Repentence for Bani Israel. Just like that, Allah forgive those who enter through this door."
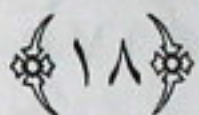
﴿١٨﴾

رَوَی التِّرمِذِیُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِی سَلْمَةِ رَبِیبِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا﴾ فِی بَیْتِ أُمِّ سَلْمَةِ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَّ حُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِکِسَاءٍ وَ عَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُ بِکِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَیْتِی فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِیرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلْمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ، وَ أَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ.

(صحیح الترمذی، ج ٥، ص ٣٠، باب التفسیر، سورة الاحزاب، سلسله ٣٢٥٨؛ تاریخ ابن عساکر ص ١٤، ص ١٤٥؛ شواهد التنزیل، ج ٢، ص ١٢٠؛ الدرالمنثور، ج ٥، ص ١٩٨؛ أُسد الغابة، ج ٢، ص ١٢)

ترمذی نے اپنی سند سے عمرو بن ابی سلمہ پروردۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب آیت تطہیر ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا﴾ (اے اہل بیت اللہ کا ارادہ ہے کہ آپ سے رجس کو دور رکھے اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک

رکھنے کا حق ہے) ام سلمہؓ کے گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور انہیں چادر اوڑھا دی اور علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے انہیں بھی چادر میں لے لیا اور پھر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک اور پاکیزہ رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔ام سلمہؓ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! کیا میں اِن کے ساتھ ہوں؟ تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنی حیثیت رکھتی ہو، تم بھلائی پر ہو۔

(ایک دوسری روایت میں یہی حدیث حضرت عائشہ سے مروی ہے جب حضرت عائشہ نے پوچھا: یارسول اللہ کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں تو آپ نے فرمایا: ''دور ہٹ جاؤ''۔عربی لفظ ہے: ''تَـنَـحّيْ'' تفسیر ابن کثیر، ج ۳ص ۴۹۴؛ تفسیر الثعالبی؛ کنزالعمال، ج ۱۳، ص ۶۴۴؛ شواہد التنزیل، الحسکانی ج، ص ۶۲)

Al-Tirmidhi:"When the verse, 'Surely Allah desires to remove all imperfection from you, Family of the House, and purify you completely' [33:33] was revealed to the Prophet (S) in the house of Umm Salmah, he called Fatimah (A), Hasan (A), and Husayn (A), and covered them with a cloak. Ali (A) was behind him and the Prophet (S) covered him as well. Then he said, 'Alah! These are the Family of my House, remove all imperfection from them and purify them completely!' Umm Salmah said, 'Am I among them, Prophet of God?'

He replied, "You have your own position; you are in good standing.' (In another narration narrated by Aiysha that when she asked) Can I be among them?' The Prophet (S) told her 'Move Away.'"

﴿١٩﴾
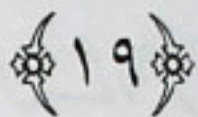
رَوَى الْحَاكِمُ النَّيسَابُورِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: اَلصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ! ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(مستدرك الصحيحين، ج٣، ص١٥٨؛ مسند أبي يعلى، ج٧، ص٥٩؛ صحيح الترمذي، ج٥، ص٣١؛ الدر المنثور، ج٥، ص١٩٩؛ تفسير ابن كثير، ج٣، ص٤٩١-٤٩٢)

حاکم نیشاپوری نے اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ مہینے تک صبح کی نماز کے لئے روانہ ہوتے وقت حضرت فاطمہؑ کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے تھے: اے اہل بیت نماز کا وقت ہے، اے اہل بیت بے شک اللہ کا ارادہ ہے کہ آپ حضرات سے رجس کو دور رکھے اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

Al-Tirmidhi:'According to Anas ibn Malik, the Messenger of Allah (S) for six months straight used to pass by the door of Fatimah (A). Whenever he passed by

for Fajr (morning) prayers he would say, 'It is time for salat, Family of the House! *Surely Allah desires to remove all imperfection from you, Family of the House, and purify you completely*"'.

﴿٢٠﴾

فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَ اْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ﴾ فِی آخِرِ سُوْرَةِ طٰهَ، قَالَ السُّیُوطِیُّ: وَ أَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْه وَ ابْنُ عَسَاکِرَ وَ ابْنُ النَّجَّارِ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَ اْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ﴾ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَجِیْءُ إِلٰی بَابِ عَلِیٍّ صَلاةَ الْغَدَاةِ ثَمَانِیَةَ أَشْهُرٍ یَقُولُ: اَلصَّلاةُ رَحِمَکُمُ اللهُ ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا﴾
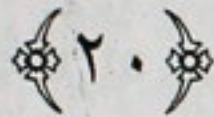
(الدر المنثور، ج٤، ص٣١٣؛ فتح القدير، الشوكانی، ج٣، ص٣٩٦؛ تاريخ ابن عساكر، ج٤٢، ص١٣٦)

سیوطی نے درمنثور میں سورہ طٰہ کے آخر میں اللہ تعالی کا قول ﴿وَ اْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن مردویہ، ابن عساکراور ابن النجار نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؑ کے دروازہ پر مسلسل آٹھ ماہ نماز صبح کے وقت تشریف لاکر فرمایا کرتے: نماز کا وقت ہے اللہ تم پر اپنی رحمت نازل کرے۔ (اے اہل بیت بے شک اللہ کا ارادہ ہے کہ آپ حضرات سے رجس کو

دور رکھے اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے)

Al Durr al Manthur: "According to Abu Sa'id Al Khudri, when the verse, *And command your family to prayer!* {20:132} was revealed, the Prophet (S) for eight months straight would, at the time of the morning prayer, come to the door of Ali (A) and say, 'It is time for salat, may Allah have mercy upon you! *Surely Allah desires to remove all imperfection from you, O Family of the House, and purify you completely*'".

﴿۲۱﴾
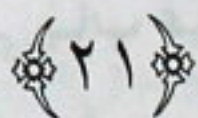
أَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: شَهِدْنَا رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم تِسْعَةَ أَشْهُرٍ يَأْتِي كُلَّ يَوْمٍ بَابَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقْتَ كُلِّ صَلاةٍ فَيَقُولُ: اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ اَلصَّلاةُ رَحِمَكُمُ اللهُ، كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ.

(الدرالمنثور، ج ۵، ص ۱۹۹؛ المعجم الاوسط، طبرانی، ج ۸، ص ۱۱۲؛ شواهد التنزیل، ج ۱، ص ۴۹)

ابن مردویہ نے ابن عباس سے تخریج کی ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ نو مہینہ تک ہر روز تمام نمازوں کے اوقات میں علیؑ ابن ابی طالب کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے: اے اہل بیت تم پر سلام ہو

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ نماز کا وقت آ گیا تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر روز پانچ مرتبہ ایسا فرمایا کرتے تھے۔

Al-Durr al-Manthur: Ibne Abbas said: "I saw the messenger of Allah (S) that for nine months he would approach the door of Ali Ibn Abi Talib (A) at the time of every prayer and say, 'Peace be upon you, and the mercy of Allah and His blessings, O Family of the House! *Surely Allah desires to remove all imperfection from you, O Family of the House, and purify you completely.* It is time for Prayer, may Allah have mercy upon you! 'He did this five times every day."

﴿۲۲﴾
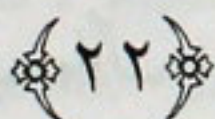
رَوَىٰ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَل بِسَنَدِهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى وَاثِلَةِ بْنِ الْأَسْقَعِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِی: أَلا أُخْبِرُکَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِیٍّ قَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَ مَعَهُ عَلِیٌّ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ آخِذٌ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ حَتّٰى دَخَلَ فَأَدْنٰى عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ أَجْلَسَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ. أَوْ قَالَ: كِسَاءً. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّمَا

﴿يُرِيدُ اللهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَيتِ وَ يُطَهِّرَكُم تَطهِيرًا﴾ وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلاءِ أَهلُ بَيتِي أَحَقُّ.

(مسند أحمد، ج ٣، ص ١٠٧؛ مستدرك الصحيحين، ج ٢، ص ٤١٦ و، ج ٣، ص ١٤٧؛ المعجم الكبير، طبراني، ج ٣، ص ٥٦؛ السنن الكبرىٰ، البيهقي، ج ٢، ص ١٥٢؛ مجمع الزوائد، الهيثمي، ج ٩، ص ١٦٧؛ تفسير ابن كثير، ج ٣، ص ٤٩٢؛ الدر المنثور، ج ٥، ص ١٩٩؛ تاريخ ابن عساكر، ج ٤١، ص ٢٥ و، ج ٦٢، ص ٣٦٠)

امام احمد ابن حنبل نے اپنی سند سے شدّاد بن ابی عمار سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں واثلہ بن اسقع کے پاس آیا اور اُن کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے علیؑ کا ذکر کیا۔ جب وہ لوگ جانے کے لئے اُٹھے تو واثلہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں وہ بتلاؤں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا ہے؟ میں نے کہا: بے شک۔ تو انھوں نے کہا: میں حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور علیؑ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں بیٹھ کر اُن کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اُن کے ساتھ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ تھے اور وہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ اور فاطمہؑ کو اپنے قریب بلایا اپنے سامنے بٹھلایا اور حسنؑ و حسینؑ کو اپنے زانو پر بٹھایا پھر اُن کے اوپر کپڑا یا چادر ڈال دی اس کے بعد اس آیت ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ

لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ الرِّجۡسَ أَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَ يُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرًا﴾ کی تلاوت کی

اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق دار ہیں۔

Musnad of Ahmad ibn Hanbal: "Shaddad ibn Abi Ammar said that once he went to see Wathilah ibn al-Asqa' who was sitting with some other person.During the conversation they mentioned the name Ali (A). When everyone left, al-Asqa said to me, 'Would you like me to mention something I saw the Messenger of Allah (s) do?' I said, 'Of course!' So he said that he approached Fatimah (A) to ask her about Ali (A). She said, 'He has gone to see the Messenger of Allah (S). Please wait for him.' So I waited for him. Finally, the Messenger of Allah (S) came, along with Ali (A), Hasan (A), and Husayn (A); the last two were each holding a hand of his. When he arrived, he made Ali (A) and Fatimah (A) sit before him, while he sat Hasan (A) and Husayn (A) each on one of his thighs. Then he wrapped his robe or a cloak around them. Then he recited this verse, '*Surely Allah desires to remove all imperfection from you, O Family of the House, and purify you completely*, and he said, 'O Allah! These are the Family of My House! And the Family of My House have more rights.'"

رَوَى التِّرمِذِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ نَدْعُ أَبْنَائَنَا وَ أَبْنَائَكُمْ ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.

(سنن الترمذی، باب تفسیر سورة آل عمران، ج ٤، ص ۲۹۳ اور باب مناقب علیؑ، ج ٥، ص ۳۰۲؛ تفسیر ابن کثیر، تفسیر آل عمران، ج ۱، ص ۳۷۹؛ الدر المنثور، ج ۲، ص ۳۹؛ تفسیر جلالین، باب تفسیر سورة آل عمرآن)

أقول (الفیروزآبادی): و رواه الحاکم ایضاً فی المستدرك علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱٥۰؛ مسند أحمد، ج ۱، ص ۱۸٥؛ صحیح مسلم، باب فضائل علیؑ، ج ۷، ص ۱۲۱.

ترمذی نے اپنی سند سے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت ﴿نَدْعُ أَبْنَائَنَا وَ أَبْنَائَكُمْ﴾ (آیۂ مباہلہ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

According toAmer bin Sa'd ibn Abi Waqqas, when Allah revealed the verse, *Let's call our sons and your sons...* [3:61], the Messenger of Allah (S) called Ali (A), Fatimah (A), Hasan (A), and Husayn (A) and said: "O Allah! These are my Family."

﴿٢٤﴾

رَوَى التِّرْمِذِیُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وسلم أَخَذَ بِیَدِهٖ حَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِیْ وَ أَحَبَّ هٰذَیْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(سنن الترمذی، باب المناقب، ج۵، ص۳۰۵؛ تاریخ بغداد خطیب، ج۱۳، ص۲۸۹؛ کنزالعمال، ج۱۳، ص۶۳۹، سلسله ۳۷۶۱۳)

أقول(الفیروزآبادی): و رواه عبد الله بن أحمد بن حنبل أیضا فی مسند أبیه ج۱، ص۷۷.

ترمذی نے اپنی سند سے علیؑ ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں اور اِن کے ماں باپ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ روز قیامت میرے درجے میں ہوگا۔

Al-Tirmidhi: Ali ibn Abi Talib reports that the Messenger of Allah (S) took the hand of Hasan (A) and Husayn (A) and said, "Whosoever loves me and loves these two, their father, and their mother will be with me at my station on the Day of Resurrection."

﴿٢٥﴾

فِی تَفْسِیرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ

فِی الْقُربٰی﴾ فِی سُورَةِ الشُّورٰی قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ: وَ رُوِیَ اَنَّهَا لَمَّا نَزَلَتْ قِیلَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ ابْنَاهُمَا.

(المعجم الکبیر، طبرانی، ج۱۱، ص۳۵۱؛ زاد المسیر، ابن جوزی، ج۶، ص۳۰؛ تفسیر قرطبی، ج۱۶، ص۱، فتح القدیر، شو کانی، ج۴، ص۵۲۴ یہ اور ۴ آیات مدنی ہیں باقی مکی)؛ فتح القدیر، شو کانی، ج۴، ص۵۳۷؛ التفسیر الکبیر، فخر رازی؛ الدر المنثور، ج۶، ص۷؛ شواهد التنزیل، ج۲، ص۱۹۱)

اس آیت قرآن ﴿قُلْ لاَ أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْراً اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے زمخشری نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آپؐ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی مودت ہم پر واجب قرار دی گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ، فاطمہؑ اور اُن کے دونوں بیٹے۔

Al-Kashshaf: Zamakhshari, in his commentary on the verse, "*Say: I ask nothing of you in return except loving attachment to the Near Ones,*" said: that when this verse was revealed the Messenger of Allah (S) was asked that who were these Near Ones of yours whose loving attachment had been made obligatory upon us? He answered, "Ali, Fatimah, and their two sons."

﴿۲۶﴾

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِیُّ: وَمِنْهَا اَیْ مِنَ الْآیَاتِ النَّازِلَةِ فِی فَضْلِ
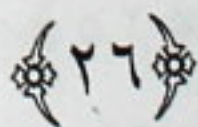
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ قَوْلُهُ تَعَالىٰ ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: لا يَبْقىٰ مُؤمِنٌ إلَّا وَ فِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ.

(قال المحب الطبری: أخرجه الحافظ السلفی، و هكذا ابن حجر فی الصواعق، ص ١٠٢؛ الرياض النضرة، ج ٣، ص ١٧٩؛ شواهد التنزيل، ج ١، ص ٤٧٥)

محبّ طبری نے کہا: اُن آیات میں سے جو علیؑ کی فضیلت کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اللہ تعالی کا قول: ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ (سورہ مریم آیت ۹۶) بھی ہے۔ ابن حنفیہ نے فرمایا: کوئی مؤمن باقی نہیں بچے گا الّا یہ کہ اس کے دل میں علیؑ اور اُن کے اہل بیت کی مودت ہوگی۔

محبّ طبری نے فرمایا کہ اس حدیث کی تخریج کی ہے حافظ سلفی نے اور اسی طرح ابن حجر مکّی نے بھی صواعق محرقہ، ص ۱۰۲ر میں اسے بیان کیا ہے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Among the verses revealed about the virtues of Imam Ali (A) is His saying (SWT) that *the All-Merciful will make a loving attachment for them*. According to Ibn al-Hanafiyyah, "No one remains a believer unless he has a loving attachment in his heart to Ali (A) and to the Family of his House."

﴿٢٧﴾
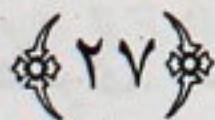
وَ أَخْرَجَ ابْنُ عَدِی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ

آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِکَ هُمْ خَیرُ الْبَرِیَّةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِیٍّ: هُوَ أَنْتَ وَ شِیعَتُکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَاضِینَ مَرضِیِّینَ.

(المعجم الاوسط، طبرانی، ج٤، ص١٨٧؛ مجمع الزوائد للهیثمی، ج٩، ص١٣١؛ کنزالعمال، ج١٣، ص١٥٦، سلسله٣٦٤٨٣؛ الدرالمنثور، ج٦، ص٣٧٩ تفسیر سورہ قریش؛ فتح القدیر، ج٥، ص٣٧٧؛ تفسیر طبری، ج٢، ص١٧١، سورۂ بینه آیت٧، ح٣٧٧٣١)

ابن عباس نے فرمایا کہ جب آیت ﴿إِنَّ الَّذِینَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِکَ هُمْ خَیرُ الْبَرِیَّةِ﴾ (سورۃ البینہ، آیت ٧) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اس سے مراد تم اور تمھارے شیعہ ہو، قیامت کے دن تم خوش وخرم ہو گے اور اللہ کی خوشنودی تمھیں حاصل ہوگی۔

Al-Durr al-Manthur: Ibn Abbas said that when the verse, *Surely the Best of Creation are those who believe and do righteous deeds,* was revealed, the Messenger of Allah (S) said to Ali (A), "It means that you and your close followers will, on the Day of Resurrection, be well-pleased and receive the pleasure of Allah."
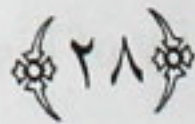
﴿٢٨﴾

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِیُّ: جَاءَ أَبُوبَکْر وَ عَلِیٌّ یَزُورَانِ قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ بَعدَ وَفَاتِهِ بِسِتَّةِ أَیَّامٍ، قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِأَبِی بَکْر:

تَقَدَّمْ. فَقَالَ أَبُوبَكْر: مَا كُنتُ لِأَتَقَدَّمَ رَجُلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنزِلَتِي مِن رَبِّي.

قال المحب الطبری: خرجه ابن السمان فی الموافقة. (الرياض النضرة، ج۳، ص۱۱۸)

أقول (الفیروزآبادی): و ذکره ابن حجر ایضاً فی الصواعق، ص۱۰۶؛ السیرة الحلبیه (اردو)، ج۶، ص۵۳۴)

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے چھ روز بعد ابوبکر اور علیؑ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کرنے کے لئے تشریف لائے، تو اُس وقت حضرت علیؑ نے ابوبکر سے کہا کہ آپ آگے بڑھیے، تو حضرت ابوبکر نے جواب دیا: میں بھلا اُس شخص سے آگے کیسے بڑھ سکتا ہوں کہ میں نے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علیؑ کی منزلت میرے نزدیک وہی ہے جو میری منزلت میرے پروردگار کے نزدیک ہے۔

محبّ طبری نے فرمایا کہ اس روایت کی تخریج ابن سمان نے ''موافقہ'' میں کی ہے۔

Al-Riyad al-Nadirah: Ali (A) and Abu Bakr were visiting the grave of the Prophet (S) six days after his passing. Imam Ali (A) said to Abu Bakr, "You go ahead first!" So Abu Bakr replied, "I will not go ahead of someone about whom the Prophet has said, 'Ali is to me as I am to my Lord.'"

﴿۲۹﴾
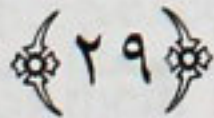
رَوَى الْبُخَارِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِیٍّ: أَمَا تَرْضَیٰ أَن تَکُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَیٰ.

(صحیح البخاری، فی کتاب بدء الخلق، فی باب مناقب علی ابن ابی طالب، ج ٤، ص٢٠٨؛ مسند احمد، ج١، ص٣٣١؛ سنن الترمذی، ج٥، ص٣٠٣؛ شرح مسلم، نووی، ج١، ص١٩٥۔ المعجم الکبیر، ج٥، ص٣٠٣؛ کنزالعمال، ج١١، ص٥٩٩)

بخاری نے اپنی سند سے ابراہیم بن سعد سے اور وہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی؟!

Bukhari: The Messenger of Allah (S) said to Ali (A), "Are you not well-pleased that you are to me as Harun is to Musa?"

﴿٣٠﴾

رَوَی النَّسَائِیُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: کُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوا عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ یَقُولُ فِی عَلِیٍّ خِصَالٌ ثَلاثٌ لَئِنْ یَکُونُ لِی وَاحِدَةٌ مِنهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِن حُمُرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُهُ یَقُولُ: إِنَّهُ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَیٰ إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی، وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ: لَأُعْطِیَنَّ

الـرَّايَةَ غَـداً رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَولاهُ.

(السنن الکبریٰ، نسائی، ج۵،ص۱۰۸؛خصائص امیرالمومنین، نسائی،ص ۵۰)

نسائی اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن سابط سے وہ سعد سے نقل کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُن لوگوں نے حضرت علیؑ کی تنقیص شروع کردی تو میں نے اُن سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علیؑ کے بارے میں تین صفتیں بیان کرتے ہوئے سُنا ہے، اگر اُن میں سے ایک بھی میرے پاس ہوتیں تو میرے لئے سرخ اونٹوں کے ریوڑ سے بہتر تھا۔ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور میں نے یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کل میں علم اُس کو دوں گا جو مرد ہوگا اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ و رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہوں گے، اور یہ فرماتے ہوئے بھی سُنا ہے کہ میں جس کا مولا ہوں علیؑ اُس کا مولا ہے۔

Khasa'is al-Nasa'i: Sa'd said: "I was sitting with some people who were finding fault with Ali ibn Abi Talib (A). So I said: 'Surely I have heard the Messenger of Allah (S) narrating three excellences about Ali (A); if only I could have one of them it would be dearer to me than the choiciest flock of livestock.' I also heard him saying, 'Surely he is to me as Harun is to Musa, except

that there will be no prophet after me.' And I heard him say, 'Tomorrow I will give the standard [at the Battle of Khaybar] to a man [Ali (A)] whom Allah and His Messenger love and who loves Allah and His Messenger.' And I heard him saying, 'Whomsoever I am his master then Ali is his master.'"

﴿۳۱﴾
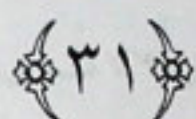
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُفُّوا عَنْ ذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَئِنْ يَكُونُ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. كُنْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ النَّبِيُّ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتّٰى ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِهٖ ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ يَا عَلِيُّ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا وَ أَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا. (ثُمَّ قَالَ:) أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى، وَكَذَبَ عَلَيَّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُكَ.

(قال المتقی الهندی:أخرجه الحسن بن بدر فیما رواه الخلفاء۔ کنزالعمال، ج۱۳، ص۱۲۳)

ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ابن خطاب نے کہا کہ علیؑ کے بارے میں گفتگو کرتے وقت احتیاط سے کام لو کیونکہ میں نے رسول